

غیر مقلدین کے رد پر تحقیقی و مدلل مایہ ناز تصنیف

مقدمہ نزہۃ القاری مع تحصیل و تخریج و تعلیق

بنام

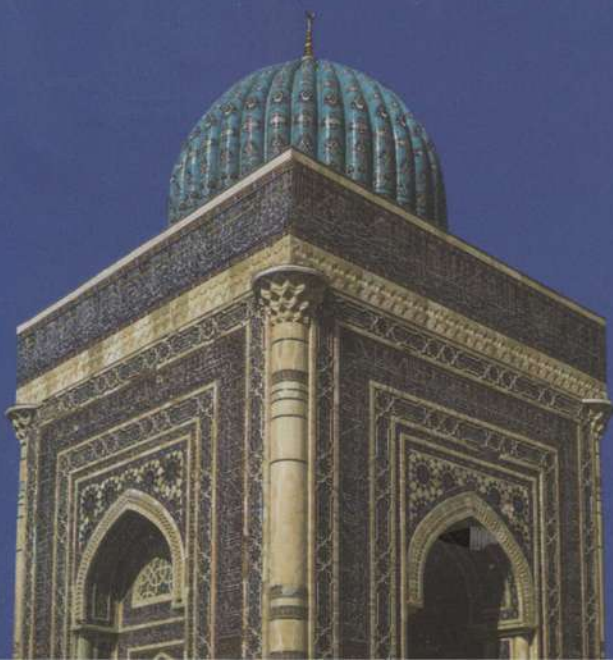
# صحیح بخاری و امام بخاری

تصنیف

مفتی اعظم ہند شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ القوی

تسہیل و تخریج و حواشی

حضرت علامہ مولانا ابوتراب محمد ناصر الدین ناصر المدنی



غیر مقلدین کے رد پر تحقیقی و مدلل مایہ ناز تصنیف

مقدمہ نزہۃ القاری مع تحصیل و تخریج

بنام

# صحیح بخاری و امام بخاری

تصنیف

مفتی اعظم ہند شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ القوی

تسہیل و تخریج و حواشی

حضرت علامہ مولانا ابوتراب محمد ناصر الدین ناصر المدنی

## جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

صحیح بخاری و امام بخاری	کتاب کا نام:
محرم ۱۴۳۸ھ	اشاعت اول:
مفتی اعظم ہند شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ القوی	مصنف:
حضرت علامہ مولانا ابوتراب محمد ناصر الدین ناصر المدنی	تسہیل و تخریج و حواشی:
احمد گرافکس، کراچی	کیوزنگ:

ملنے کا پتہ:

- (۱) مکتبہ قادریہ، یونیورسٹی روڈ، نزد عسکری پارک، کراچی
- (۲) مکتبہ برکاتیہ، نزد بہار شریعت مسجد، کراچی
- (۳) مکتبہ غوثیہ، نزد عسکری پارک، کراچی

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله  
 وعلى آلك واصحابك يا حبيب الله  
 الحمد لله رب العالمين  
 صلى الله على محمد عدد ما ذكره الزكرون وعدد ما غفل عن  
 ذكره الغافلون۔

## انتساب

میں اپنی اس کتاب صحیح بخاری و امام بخاری کا انتساب اپنے پیر و مرشد، شیخ طریقت،  
 امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی، مجدد سنت، رہبر دین و ملت حضرت علامہ مولانا ابوالبلال محمد  
 الیاس عطار قادری رضوی ضیائی کے نام کرتا ہوں جو نہ صرف خود شریعت و سنتوں کی چلتی پھرتی  
 تصویر ہیں بلکہ جن کی ذات پر انوار کی بدولت ہر طرف سنتوں کی بہار چھائی ہوئی نظر آتی ہے۔  
 اللہ عزوجل اور اس کے محبوب ﷺ کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ وہ تمام علماء اہلسنت اور  
 بالخصوص امیر اہلسنت کے علم و عمر میں برکت عطا فرمائے اور ان کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر  
 قائم و دائم فرمائے اور ان کی ذات پر انوار کو ہمارے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ (آمین بجاہ  
 النبی الکریم الامین)

خاکپائے امیر اہلسنت

ابوتراب ناصر الدین ناصر مدنی

## فہرست

- ۷..... مقدمہ
- ۸..... حدیث کی تعریف اور اس کی قسمیں
- ۹..... حدیث کی بنیادی قسمیں
- ۹..... حدیث کی دینی حیثیت
- ۱۲..... ایک بنیادی سوال
- ۱۲..... حدیث کے حجت ہونے پر ایک عظیم استدلال
- ۱۳..... نقل و روایت کی ضرورت پر استدلال
- ۱۵..... داستان شوق کا آغاز اور اس کا اہتمام
- ۱۷..... عہد صحابہ میں راویان حدیث کے مواقع
- ۱۸..... واقعہ کی تحقیق کا ایک عظیم نکتہ
- ۱۹..... ایک ایمان افروز واقعہ
- ۲۲..... ایک اور دیوانہ شوق
- ۲۳..... سلسلہ روایت کی تقویت کے اسباب
- ۲۵..... اصول نقد حدیث
- ۲۶..... تاریخ و تدوین حدیث
- ۳۱..... امام بخاری
- ۵۸..... صحیح البخاری
- ۷۹..... مسامحات بخاری
- ۹۰..... غیر مقلدین کی بخاری سے عداوت
- ۱۰۱..... امام بخاری کی دیگر تصانیف

- ۱۰۹..... حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- ۱۲۵..... امام اوزاعی اور امام باقر کے واقعات
- ۱۳۴..... تصانیف امام اعظم
- ۱۴۰..... فقہ کی حقیقت
- ۱۵۶..... شبہات اور جوابات
- ۱۷۱..... ایک اور طعن اور اس کا جواب
- ۱۷۹..... وفات
- ۱۸۳..... حواشی
- ۱۹۲..... مدلس
- ۲۳۶..... ثلاثیات بخاری کیا ہے؟
- ۲۳۷..... فن حدیث میں امام اعظم کی بصیرت پر اجمالی نظر
- ۲۳۸..... تابعیت کا ثبوت
- ۲۳۹..... امام اعظم کی صحابہ سے روایت
- ۲۴۳..... صحابہ سے سماع پر بحث بہ لحاظ درایت
- ۲۴۵..... صحابہ سے روایات پر قرائن
- ۲۴۷..... تنبیہ
- ۲۴۹..... مرویات امام اعظم کی تعداد
- ۲۴۹..... روایت حدیث میں امام اعظم کا مقام
- ۲۵۱..... امام اعظم کے محدثانہ مقام پر ایک شبہ کا ازالہ
- ۲۵۲..... فن حدیث میں امام اعظم کا فیضان
- ۲۵۳..... حدیث میں امام اعظم کی تصانیف
- ۲۵۵..... مسانید امام اعظم
- ۲۵۶..... ثبوت حدیث کے لیے امام اعظم کی شرائط
- ۲۵۹..... مخالفت حدیث کا اعتراض اور اس کے جوابات
- ۲۵۹..... حدیث بیح مصراة

- ۲۶۱..... تازہ کھجوروں کی بیج چھوہاروں کے عوض
- ۲۶۱..... چار سے زیادہ ازواج کا مسئلہ
- ۲۶۲..... روایات میں تطبیق
- ۲۶۳..... روایات کے درجات
- ۲۶۳..... حرفِ آخر
- ۲۶۵..... (امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک واسطہ کی روایات کا بیان)

## مقدمہ

(از: حضرت علامہ ارشد القادری (علیہ رحمۃ اللہ القوی) صاحب قبلہ مہتمم مدرسہ فیض

العلوم جمشید پور)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ هُوَ الْمُعِیْنُ	اِیَّاهُ نَعْبُدُ وَ نَسْتَعِیْنُ
مُعْتَرِفًا لَهٗ بِالْاِخْتِصَاصِ	مَا حَوَّثَهُ سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ
سُلْطٰنَهٗ فِی الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتِ	رَبِّ الْجَلَالِ وَعَلٰی الْعَلٰوِ
ثُمَّ صَلَّاهُ عَلٰی مَنْ اٰیْدَا	بِاَحْسَنِ الْحَدِیْثِ اَغْنٰی اَحْمَدَا
قَطَبَ الْوُجُوْدِ وَكَدًّا سَلَامًا	لَمْ یَكْتَبْهُ لِكُنْهٖ الْاَنَامُ
وَيَدْخُلُ الْاَلَّ بِدَا اَهْلُ الشَّرْفِ	وَصَحْبُهُ وَمَنْ تَلَامِنَ السَّلْفِ



## حدیث کی تعریف اور اس کی قسمیں

جمہور محدثین کی اصطلاح میں حدیث کی تعریف یہ کی گئی ہے:

الْحَدِيثُ يُنْتَلَقُ عَلَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَضَرُّيحًا وَحُكْمًا وَعَلَى فِعْلِهِ وَتَقْرِيرِهِ وَمَعْنَى التَّقْرِيرِ هُوَ مَا فَعَلَ بِحَضْرِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ أَوْ تَلَفَّظَ بِهِ أَحَدٌ مِنَ الصَّحَابَةِ بِمَخْضَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُنْكِرْهُ وَلَمْ يَنْهَهُ عَنِ ذَلِكَ بَلْ سَكَتَ وَقَرَّرَ۔<sup>۱</sup> (النخبة النبھانية)

حدیث کہتے ہیں حضور ﷺ کے قول کو وہ صراحتاً ہو یا حکماً اور حضور ﷺ کے فعل کو اور حضور ﷺ کی تقریر کو۔ تقریر کا مطلب یہ ہے کہ حضور ﷺ کے روبرو کوئی کام کیا گیا اور حضور ﷺ نے اسے منع نہیں فرمایا۔ یا صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے کوئی بات کہی اور حضور ﷺ نے اسے رد نہیں کیا بلکہ خوش رہے اور عملاً اسے ثابت فرمادیا۔

اس کے بعد فرماتے ہیں:

وَكَمَا يُنْتَلَقُ الْحَدِيثُ عَلَى قَوْلِ الصَّحَابَةِ وَعَلَى فِعْلِهِمْ وَعَلَى تَقْرِيرِهِمْ وَالصَّحَابِيُّ هُوَ مَنْ اجْتَمَعَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنًا وَمَاتَ عَلَى الْإِسْلَامِ۔<sup>۲</sup> (النخبة النبھانية)

اور اسی طرح حدیث کا لفظ بولا جاتا ہے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قول و فعل اور ان کی تقریر پر بھی۔ اور صحابی<sup>۳</sup> کہتے ہیں اس محترم ہستی کو جسے بحالتِ ایمان حضور ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی اور ایمان پر ہی خاتمہ ہوا۔

۱۔ ”ظفر الأمانی فی مختصر الجرجانی“، ص ۳۱۔

۲۔ ”ظفر الأمانی فی مختصر الجرجانی“، ص ۳۱، ”نزهة النظر فی توضیح نخبة الفکر“، ص ۱۱۱۔

پھر فرماتے ہیں:

وَكَذَلِكَ يُطْلَقُ الْحَدِيثُ عَلَى قَوْلِ التَّابِعِينَ وَفِعْلِهِمْ وَتَقْرِيرِهِمْ وَالتَّابِعِيُّ هُوَ مَنْ لَقِيَ الصَّحَابِيَّ وَكَانَ مُؤْمِنًا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَاتَ عَلَى الْإِسْلَامِ۔<sup>۱</sup>  
(النخبة النبھانیة)

اور اسی طرح حدیث کا لفظ بولا جاتا ہے تابعین کے قول و فعل اور ان کی تقریر پر بھی۔ اور تابعی کہتے ہیں اس معظّم ہستی کو جس نے بحالتِ ایمان کسی صحابی سے ملاقات کی اور ایمان پر اس کا خاتمہ ہوا۔

## حدیث کی بنیادی قسمیں

اس لحاظ سے حدیث کی تین قسمیں ہو گئیں۔ جس کی تشریح حضرت شیخ محقق سیدی شاہ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یوں فرمائی ہے:

مَا انْتَهَى إِلَى لَنْبِي صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ الْمَرْفُوعُ۔ وَمَا انْتَهَى إِلَى الصَّحَابِيِّ يُقَالُ لَهُ الْمَوْقُوفُ۔ وَمَا انْتَهَى إِلَى التَّابِعِيِّ يُقَالُ لَهُ الْمَقْطُوعُ۔<sup>۲</sup> (مصطلحات الاحادیث)

جس حدیث کا سلسلہ روایت نبی اکرم ﷺ تک منتہی ہوتا ہے اسے ”حدیث مرفوع“ کہتے ہیں۔ اور جس حدیث کا سلسلہ روایت کسی صحابی تک منتہی ہوتا ہے اسے ”حدیث موقوف“ کہتے ہیں اور جس حدیث کا سلسلہ روایت کسی تابعی تک منتہی ہوتا ہے اسے ”حدیث مقطوع“ کہتے ہیں۔

۱۔ ”ظفر الأمانی فی مختصر الجرجانی“، ص ۳۱، ”نزہة النظر فی توضیح نخبة الفکر“، ص ۱۱۱۔

۲۔ ”نزہة النظر فی توضیح نخبة الفکر“، ص ۱۰۶-۱۱۳۔

## حدیث کی دینی حیثیت

یہ امر محتاج بیان نہیں ہے کہ احکام شریعت کا پہلا سرچشمہ قرآن عظیم ہے کہ وہ خدا کی کتاب ہے اور قرآن ہی کی صراحت و ہدایت کے بموجب رسول خدا ﷺ کی اطاعت و اتباع بھی ہر مسلمان کے لیے لازم و ضروری ہے کہ بغیر اس کے احکام الہی کی تفصیلات کا جاننا اور آیات قرآنی کا منشا و مراد سمجھنا ممکن نہیں ہے اس لیے اب لامحالہ حدیث بھی اس لحاظ سے احکام شرع کا ماخذ قرار پاگئی کہ وہ رسول خدا کے احکام و فرامین، ان کے اعمال، افعال اور آیات قرآن کی تشریحات و مرادات سے باخبر ہونے کا واحد ذریعہ ہے۔

اب ذیل میں قرآن میں ان کی وہ آیات کریمہ ملاحظہ فرمائیں جن میں نہایت صراحت و وضاحت کے ساتھ بار بار رسول انور ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری اور اتباع و پیروی کا حکم دیا گیا ہے۔

(۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنَّهُ ۖ (پارہ ۹۔ رکوع ۱۷)

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ سے روگردانی نہ کرو۔

(۲) وَ أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا ۖ (پارہ ۱۰۔ رکوع ۲)

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور آپس میں مت جھگڑو کہ بکھر کر کمزور ہو جاؤ گے۔

(۳) وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ (پارہ ۵۔ رکوع ۶)

اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس منصب کے ساتھ کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔

(۴) قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ ۖ (پارہ ۳۔ رکوع ۱۲)

اے رسول ﷺ! آپ لوگوں سے فرما دیجئے کہ اگر تم خدا سے دوستی کا دم بھرتے ہو تو

میری پیروی کرو خدا تمہیں اپنا دوست بنائے گا۔

(۵) فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِي مَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ۝ (پارہ ۵۔ رکوع ۶)

آپ کے رب کی قسم وہ ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے ان معاملات میں آپ کو اپنا حاکم نہ مان لیں جن میں ان کے آپس کا جھگڑا ہے۔

(۶) أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ

إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ ۝ (پارہ ۵۔ رکوع ۵)

اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور ان کی اطاعت کرو جو تم میں حکومت والے ہیں پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اللہ اور رسول ﷺ کی جانب رجوع کرو۔

(۷) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ۝

(پارہ ۲۶۔ رکوع ۸)

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ اور اپنے عمل کو باطل نہ کرو۔

(۸) مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ۝ (پارہ ۵۔ رکوع ۸)

جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی تو بے شک اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

(۹) قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ ۚ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِينَ ۝

(پارہ ۳۔ رکوع ۱۲)

اے رسول ﷺ! تم فرما دو کہ اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔ پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔

(۱۰) وَمَا أَنْتُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ فَخُذُوا ۚ وَمَا نَهَكُمُ عَنْهُ فَأَنْتَهُؤا ۚ وَأَتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ

الْعِقَابِ ۝ (پارہ ۲۸۔ رکوع ۴)

جو کچھ رسول ﷺ تمہیں عطا فرمائیں اسے لے لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور

اللہ سے ڈرو۔ بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

(۱۱) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴿۱۹﴾ (پارہ ۲۱۔ رکوع ۱۹)

بے شک تمہیں رسول اللہ ﷺ کی پیروی بہتر ہے۔

مذکورہ بالا آیات قرآنیہ کی رو سے اہل اسلام کے لیے رسول اکرم ﷺ کی ذات گرامی کا مرکز اطاعت اور مرجع اتباہ ہونا واضح طور پر ثابت ہو گیا۔ لہذا اس اعتبار سے اب رسول خدا عَلَيْهِ السَّلَام وَالسَّلَامَاتُ کا حکم ہمارے لیے اسی طرح واجب الاطاعت ہے جس طرح قرآن کے ذریعہ ہم تک پہنچنے والا کوئی حکم خداوندی ہمارے لیے واجب الاطاعت ہے کیونکہ رسول ﷺ کا حکم بھی بالواسطہ خدا ہی کا حکم ہے۔

## ایک بنیادی سوال

یہ بات ذہن نشین کر لینے کے بعد اب ایک بنیادی سوال پر غور فرمائیے اور وہ یہ ہے کہ مذکورہ بالا آیات میں رسول خدا ﷺ کی اطاعت و اتباع کا جو بار بار حکم دیا گیا ہے تو آیا یہ حکم رسول پاک ﷺ کی صرف حیات ظاہری تک ہے یا قیامت کے لیے۔

اگر معاذ اللہ اس حکم الہی کو رسول ﷺ کی حیات ظاہری کے ساتھ خاص کر دیا جائے تو دوسرے لفظوں میں اس کا صاف اور واضح مطلب یہ ہوگا کہ قرآن و اسلام پر عمل کرنے کا زمانہ بھی رسول خدا ﷺ کی حیات ظاہری تک محدود ہے اس لیے کہ رسول خدا ﷺ کے فرمودات کی اطاعت اور ان افعال کی پیروی لازم ہی اس لیے تھی کہ بغیر اس کے قرآن و اسلام کی تفصیلات کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا ممکن ہی نہ تھا۔ لیکن جب قرآن و اسلام پر عمل درآمد کا حکم قیامت تک کے لیے ہے تو ثابت ہوا کہ رسول خدا ﷺ کی اطاعت و اتباع کا حکم بھی قیامت تک کے لیے ہے۔

حدیث کے حجت ہونے پر ایک عظیم استدلال

جب یہ بات طے ہوگئی کہ قرآن و اسلام پر عمل درآمد کا حکم قیامت تک کے لیے ہے اور یہ بھی طے ہوگئی کہ قرآن و اسلام کی تفصیلات کا علم اور ان پر عمل درآمد بغیر اطاعتِ رسول ﷺ کے ممکن نہیں ہے تو اس ضمن میں ایک دوسرا بنیادی سوال یہ ہے کہ لغت و عرف اور شریعت و عقل کی رو سے اطاعت ہمیشہ احکام کی کی جاتی ہے پس دریافت طلب یہ امر ہے کہ آج رسول خدا ﷺ کے وہ احکام کہاں ہیں جن کی اطاعت کا قرآن ہم سے مطالبہ کرتا ہے کیونکہ احکام کے بغیر اطاعت کا مطالبہ سرتاسر عقل و شریعت کے خلاف ہے۔ پس جب آج بھی قرآن ہم سے اطاعتِ رسول ﷺ کا طالب ہے تو لازماً آج ہمارے سامنے احکامِ رسول ﷺ کا ہونا بھی ضروری ہے اور ظاہر ہے کہ رسول خدا ﷺ کے احکام سے وہ احکام ہرگز نہیں مراد لیے جاسکتے جو خدا کی طرف سے قرآن میں وارد ہوئے ہیں۔ کیونکہ احکامِ خداوندی ہونے کی حیثیت سے ان کا واجب الاطاعت ہونا ہمارے لیے بہت کافی ہے اس لیے لامحالہ ماننا پڑے گا کہ رسول ﷺ کے جن احکام کی اطاعت کا ہمیں حکم دیا گیا ہے وہ قرآن مجید میں وارد شدہ احکامِ خداوندی کے علاوہ ہیں۔

اتنی تمہید کے بعد اب یہ بتانے کی چنداں ضرورت نہیں کہ رسول پاک ﷺ کے احکام و ارشادات اور قرآن و اسلام کی تشریحات و تفصیلات کے مجموعہ کا نام مجموعہ احادیث ہے۔ یہیں سے حدیث کی دینی ضرورت اور اس کی اسلامی حیثیت اچھی طرح واضح ہوگئی۔ حدیث کی دینی اہمیت سے وہی شخص انکار کر سکتا ہے جو یک لخت اطاعتِ رسول ﷺ کا منکر ہو۔

## نقل و روایت کی ضرورت پر استدلال

ملتِ اسلام کی جن مقدس ہستیوں کو رسول انور ﷺ کے اعمال و افعال کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے اور ان کے احکام و ارشادات کو اپنے کانوں سے سننے کا قابلِ رشک موقع حاصل تھا انہیں امور سے باخبر ہونے کے لیے نقل و روایت کے واسطوں کی مطلق ضرورت نہیں تھی۔ لیکن

بعد میں آنے والے جن افراد کو براہ راست کا موقع حاصل نہیں تھا انہیں اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال سے باخبر ہونے کا ذریعہ سوائے نقل و روایت کے اور کیا تھا؟

یہیں سے یہ سوال بھی حل ہو گیا کہ سرکارِ والا تبار کے اقوال و افعال اور کوائف و احوال سے آنے والی امت کو باخبر کرنے کے لیے سلسلہ نقل و روایت کی ضرورت کیوں پیش آئی۔

پس اس امت کے جس افضل ترین طبقے نے سرکارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو بذاتِ خود اپنی آنکھوں سے دیکھا اور براہ راست اپنے کانوں سے سنا وہ ”طبقہ صحابہ“ کے نام سے موسوم ہوا اور سرورِ کونین کے وصال شریف کے بعد صحابہ کرامؓ نے جن لوگوں تک رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق اپنے مشاہدات، مسوعات اور معلومات کا ذخیرہ پہنچایا وہ ”تابعین“ کہلائے۔ اور اس معزز طبقے نے صحابہ کرامؓ کے ذریعہ حاصل ہونے والے مشاہدات و مسوعات کا ذخیرہ جن لوگوں تک پہنچایا وہ ”تابع تابعین“ کے لقب سے ملقب ہوئے۔ پھر اس طبقے نے تابعین کرام کے ذریعہ حاصل کیے ہوئے سے اپنے زمانے کے لوگوں کو باخبر کیا یہاں تک کہ سینہ بہ سینہ، سفینہ در سفینہ، نسل در نسل اور گروہ در گروہ نقل روایات کا یہ مقدس سلسلہ آگے بڑھتا رہا تا آنکہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال، احوال و کوائف اور ارشادات و تقریرات کا وہ مقدس ذخیرہ احادیث کی ضخیم ضخیم کتابوں میں محفوظ ہو کر ہم چودہ برسوں بعد میں پیدا ہونے والے افراد امت تک پہنچا۔

پس رحمت و نور کی موسلا دھار بارش ہو رہی اور یان حدیث کے اس مقدس گروہ پر جس کے اخلاص و ایثار، منت و احسان، محنت و جفاکشی، جاں نثاری و جگر سوزی، پیہم سفر، جنون انگیز مہم، لگاتار قربانی اور سعی مسلسل کے ذریعہ آقائے کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ ریز و عطر بیز زندگی کا ایک شفاف آئینہ ہمیں میسر آیا۔

اتنا شرف کہ چشم عقیدت وا کرتے ہی اس عہد فرخندہ فال میں پہنچ جائے جہاں قدم قدم پر شہیر جبریل کی آواز سنائی دیتی ہے۔ آفتاب نیم روز کی بات کیا کیسے کہ رات کو بھی جلووں کا سویرا ہے، ہر طرف ملکوتیوں کا ڈیرا ہے، آسمانوں کے پٹ کھلے اور بند ہوئے، افلاکیوں کے





































































































































































































































































































































































































































































































































































































































































